© rasailojaraid.com

رؤیت ہلال کے بارے میں کچھ ضروری باتیں

مولانا برہان الدین سنبھلی صاحب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الامین محمد وآلہ وصحبہ اجمعین ۵

جدید وسائلِ راحت واسباب آسائش کی فراہمی اور فراوانی نے جہاں زندگی کو پُرراحت بنا دیا ہے وہیں بعض مسائل پیدا کئے اور ذہنی انتشار کے اسباب بھی مہیا کئے ہیں ۔ ان وسائل واسباب میں خبر رسانی کے جدید ذرائع نیز رصدگاہوں کا قیام اور ان کی فراہم کردہ اطلاعات بھی ہیں ۔ یہ چیزیں اپنے اندر بہت سے مفید پہلو رکھنے کے ساتھ بعض دوسرے اثرات مرتب کرنے کا سبب بھی بنتی ہیں ، مثلاً کسی جگہ چاند ہو جانے کی ریڈیو کے ذریعہ موصول ہونے والی خبر بالخصوص عید کے چاند کی خبر ، جہاں پہنچتی ہے ۔ اور کہاں نہیں پہنچتی ؟ ۔ وہاں ۔ ایک خاص قسم کا اثر چھوڑتی اور عموماً انتشار کا سبب بنجاتی ہے ۔ کم وبیش ایسی ہی صورت حال رصدگاہوں کی طرف سے جاری کردہ ۔ چاند کے بارے میں اطلاعات کے نتیجہ میں بھی پیدا ہو جاتی ہے ۔ حالانکہ چاند ، خواہ عید کا ہو یا رمضان کا اس سے براہ راست بہت سے احکام شرعیہ وابستہ ہیں ، اس لئے ہونا یہ چاہیئے کہ جس طرح نماز ، روزہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

وغیرہ عبادات کے مسائل میں صرف شریعت کی طرف رجوع کیا جاتا ہے اسی طرح چاند اور اس سے متعلق تمام امور میں بھی تنہا اسی کی طرف متوجہ ہوا جائے اور اسی سے راہنمائی حاصل کی جائے۔

اس بارے میں شریعت کی تعلیمات و ہدایات کیا ہیں؟ یہ جاننے کے لئے راقم الحروف اپنی ہی ایک ستر۷۰ سال پہلے لکھی۔ تحریر کا نقل کر دینا مناسب سمجھتا ہے۔

"اسلامی احکامات سے معمولی آگاہی رکھنے والوں پر بھی یہ بات مخفی نہ ہوگی کہ اسلام تمام امور میں سادگی و بے تکلفی اور فطری طریقے اختیار کرنے کا حکم دیتا ہے، اور ہر ہمہ گیر مذہب کے لئے ایسا کرنا ضروری بھی ہے۔ کیونکہ آلات اور فنی حسابات کے جاننے والے لوگوں اور اس سے متعلق ضروری چیزوں کا ہر جگہ مہیا ہونا یقینی نہیں ہوتا، اگر ان فنی اصول و آلات پر احکام شرعیہ کا دارومدار ہوتا تو وہ بہت سے لوگوں بلکہ شاید اکثریت کے لئے ناقابلِ عمل ہو جاتے بلکہ بہت سے احکام آلات کی ایجاد اور قواعد کی دریافت تک ناقابلِ عمل رہتے اور سینکڑوں بلکہ شاید ہزار سال بعد ان پر عمل کرنے کی نوبت آتی۔

اسلام جس کے مخاطب کالے اور گورے دیہاتی و شہری، آبادیوں سے دور اور وسائل زندگی سے مہجور، صحرانورد و بادیہ نشین اور خلاباز و کوہ پیما، غرضیکہ ہر طرح اور ہر سطح کے لوگ ہیں، ایسے مذہب کے قوانین میں سب ہی کی رعایت کی گئی ہے، اس وجہ سے ہر عمل کا وہ طریقہ بتایا گیا ہے جو سب کے لئے آسان ہو اور اس کی تعمیل تکلیف مالایطاق کا مصداق نہ ہو۔ یہی سبب ہے کہ شریعت کے وہ احکام جن کا تعلق خاص وقت سے ہے (مثلاً نماز) ان کے لئے سورج کے طلوع و غروب، اس کے استواء و انحدار، کو معیار بنایا گیا ہے، اسی طرح مہینوں سے وابستہ احکام کے لئے چاند

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کی رویت (کھلی آنکھوں سے نیا چاند نظر آنے) کو چاند کے افق پر موجود ہونے کو نہیں مدار حکم قرار دیا گیا، کیونکہ چاند سورج کی روشنی کے وہ منارے ہیں جن کی تابانی و ضیا پاشی اور ان کے وجود سے سارا عالم اور اس کا ہر ہر گوشہ منور و مستفید ہو رہا ہے نیز ان کا اثر ہر جگہ پہنچ رہا ہے۔ ھوالذی جعل الشمس ضیاء والقمر نورًا وقدرہٗ منازل لتعلموا عدد السنین والحساب ماخلق اللہ ذالک الا بالحق (سورۃ یونس آیۃ ۵)

چنانچہ رمضان وعید کی آمد ورفت کے لئے صحیح احادیث میں وہی فطری اور سادہ اصول بتایا گیا ہے جو اسلامی تعلیمات کا تقاضہ ہے۔ یعنی قیمتی چیزوں کی فراہمی آلات رصدیہ اور علم حساب کی احتیاج کے بغیر یہ مسئلہ حل کیا جاتے۔ اسی لئے حکم دیا گیا "صوموا لرؤیتہ وافطروا لرؤیتہ فان اغمی علیکم فاقدروا لہ ثلثین ۱" مطلب یہ ہے کہ دوربین ودیگر آلات رصدیہ وقواعد حسابیہ سے مدد لینے کی ضرورت نہیں۔ اور نہ ان کے لئے کسی پریشانی میں مبتلا ہونے کی حاجت بلکہ جب نیا چاند ۲۹ کو نظر آجائے تب روزہ رکھنا شروع کر دیا جائے (اگر رمضان کا چاند ہے) اور عید کر لی جائے (اگر عید کا مہینہ ہے) اگر چاند نظر نہ آئے تو تیس دن

۱۔ یہ حدیث صحیح مسلم ص ۳۴۷ ج ۱ (کتب خانہ رشیدیہ دہلی) میں ہے۔ بخاری شریف ص ۲۵۶ ج ۱ میں بھی اسی کے ہم معنی روایت ہے۔ اسی سے ملتے جلتے الفاظ دیگر احادیث میں بھی ملتے ہیں مثلاً صوموا لرویتہ وافطروا لرویتہ ۔۔۔ وغیرہ۔ اذا رأیتموہ فصوموا واذا رأیتموہ فافطروا فان اغمی علیکم فاقدروا لہ ثلثین (بخاری ص ۲۵۶ ج ۱ و مسلم ص ۳۴۸ ج ۱) اسی سے یہ بات بھی معلوم ہو جاتی ہے کہ ہلال رمضان و عید کا بلکہ کسی بھی مہینہ کی پہلی تاریخ کا، پیشگی حساب طریقہ سے تعین کرنا غیر شرعی طریقہ ہے چنانچہ اس پیشگی تعین کی بنیاد پر تسلیم کی گئی عید یا رمضان کی آمد شرعاً درست نہ ہوگی۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

پورے کرلینے کے بعد اگلا دن اس.... کے لئے منحصر ہی متعین ہے[1]

مذکورہ بالا اقتباس کے اس پہلو پر خاص طور سے غور کرنے کی ضرورت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مہینہ کی آمد کو نئے چاند کی رویت (کھلی آنکھ سے دیکھ لئے جانے) پر موقوف رکھا ہے۔ یعنی چاند کا افق پر موجود ہونا، یا اس کے نظر آنے کے صرف عقلی امکان پر دارومدار نہیں رکھا۔ یہ بات اگرچہ مذکورہ بالا حدیث کے الفاظ "فان اغمی علیکم" سے بھی معلوم ہو رہی ہے۔ کیونکہ اس تعبیر کا واضح مفہوم یہی ہے، کہ ممکن ہے، چاند افق پر موجود ہو لیکن کسی رکاوٹ بادل یا گرد و غبار کی وجہ سے ۲۹ کو نظر نہیں آرہا ہے تو بھی شرعی حکم یہی ہے کہ تیس دن پورے کرلینے کے بعد اگلا مہینہ شروع کیا جائے، لیکن سنن ابوداؤد و ترمذی میں جو الفاظ حدیث ملتے ہیں ان سے یہ پہلو اور زیادہ واضح بلکہ متعین ہوجاتا ہے کہ اس کے علاوہ کسی اور معنی کی گنجائش ہی نہیں رہ جاتی۔ (یہ اگلی بحث بھی راقم کی کتاب "رویتِ ہلال کا مسئلہ" سے ہی ماخوذ ہے)

سنن ابی داؤد میں ہے۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تصوموا حتی تروہ ثم صوموا حتی تروہ فان حال دونہ غمامۃ فاتموا العدۃ ثلاثین

(ابوداؤد ص ۳۱۸، مطبع مجیدی کانپور)

یعنی رمضان کا نیا چاند دیکھے بغیر روزہ نہ رکھو، پھر (رمضان کے مہینہ کی آمد کے بعد) برابر روزہ رکھتے رہو جب تک اگلا چاند (عید کا) نہ دیکھ لو۔ اگر چاند کے

---

[1] "رویتِ ہلال کا مسئلہ" (تغیر سیر) از محمد برہان الدین سنبھلی شائع کردہ مجلس تحقیقات شرعیہ ندوۃ العلماء لکھنؤ ۱۳۹۱ھ (۱۹۷۱ء)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نظر آنے میں بادل حائل ہو جائے تو تیس ۳۰ کی گنتی مکمل کر لو۔

اور ترمذی کی روایت یہ ہے:۔(ص ۱۴۷ ج ۱) مکتبہ رحیمیہ۔ دیوبند)

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صوموا لرؤیتہ وافطروا فان حالت دونہ غیایۃ فاکملوا ثلاثین یوما۔ ترمذی کی روایت کا مفہوم بھی وہی ہے جو ابو داؤد والی حدیث کا ہے، البتہ ترمذی کے الفاظ (غیایۃ) زیادہ عام ہیں۔ ان الفاظ کے اندر بادل، گرد و غبار وغیرہ سب وہ چیزیں شامل ہیں جو چاند کے نظر آنے میں رکاوٹ ہیں۔

(غیایۃ، کی تشریح کے لئے دیکھئے مجمع البحار ص ۵۵ ج ۴ (دائرۃ المعارف حیدر آباد) اور (المنجد، مادہ "غي")

ان الفاظ حدیث سے اس کے علاوہ اور کوئی مفہوم نکل ہی نہیں سکتا کہ اگر چاند افق پر موجود بھی ہے۔ مگر اس کے کھلی آنکھوں سے نظر آنے میں بادل یا اور کوئی چیز حائل ہو گئی ہو۔ اور چاند نظر نہ آسکا ہو۔ تو ایسی صورت میں بھی شریعت کا حکم یہی ہے کہ تیس ۳۰ دن پورے کر لئے جائیں۔ اس سے یہ بات بھی روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ مہینہ کی آمد و رفت کا دار و مدار شرعاً رؤیت پر یعنی نئے چاند کے دیکھ لینے پر ہے، اس کے افق پر موجود ہونے یا امکان رؤیت پر نہیں ہے۔ اور اسی سے یہ بھی معلوم بلکہ ثابت ہو جاتا ہے کہ حسابی طریقہ یا آلات رصدیہ کے ذریعہ ثابت ہونے والا نیا چاند، شرعی احکام کے لئے بنیاد نہیں بن سکتا۔ کیونکہ آلات اور حسابی قواعد کے ذریعہ زیادہ سے زیادہ نئے چاند کا امکان معلوم ہو سکتا ہے، جس کے لئے عموماً فقہی کتابوں میں "تولید ہلال" یا "ولادت قمر" وغیرہ جیسے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔ انگریزی میں اسے نیو مون (NEW MOON) کہا جاتا ہے۔ درحقیقت چاند اپنی رفتار کے خاص مرحلہ میں سورج کے بالکل محاذات

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

میں آجاتا ہے۔ (اسی لئے یہ حالت قران شمس وقمر بھی کہلاتی ہے) اور چاند کا ظاہری وجود قطعاً چھپ جاتا ہے گویا وہ سورج کے روشن جسمانی دائرہ کے اندر غائب ہوجاتا ہے۔ یہ کیفیت دو تین منٹ رہتی ہے اس کے بعد تدریجاً دونوں کے درمیان دوری ہوتی ہے تو پھر چاند کا ظاہری وجود نمایاں ہونے لگتا ہے اور تقریباً بیس ۲۰ گھنٹہ بعد قابلِ رؤیت بن جاتا ہے۔

ظاہر ہے کہ چاند کی مذکورہ بالا حالتیں، ولادت سے لے کر قابلِ رؤیت ہونے تک شرعی احکام کے لحاظ سے ناقابلِ التفات ہیں البتہ جب رؤیت ثابت ہوجائے تب وہ مدارِ حکم بنے گی، اس سے پہلے نہیں بتانے کی ضرورت نہیں کہ آلات اور حسابی قواعد، رؤیت، (آنکھ سے دیکھنے) کا کام نہیں کرسکتے اور شرعی احکام رؤیت پر موقوف ہیں۔ یہ بات اگرچہ احادیثِ بالا سے بداہۃً اور صراحۃً ثابت و معلوم ہو رہی ہے کہ پھر مزید کسی تائید کی ضرورت نہیں رہتی لیکن مزید اطمینان کے لئے یہاں ایک مشہور شامی فقیہ علامہ ابن عابدین ؒ صاحب ردالمحتار کا بیان نقل کیا جارہا ہے۔

صرح به علماؤنا من عدم الاعتماد على قول اهل النجوم في دخول رمضان لان ذلك مبني على ان وجوب الصوم معلق برؤية الهلال لحديث صوموا لرؤيته وتوليد الهلال ليس مبنيا على الرؤية بل على قواعد فلكية وهي وان كانت صحيحة في نفسها لكن اذا كانت ولادته في ليلة كذا فقد يرى فيها الهلال وقد لا يرى والشارع علق الوجوب على الرؤية لا على الولادة۔

(ج ۲ ص ۲۸۹ مکتبہ نعمانیہ دیوبند)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جیسا کہ اوپر متعدد بار ذکر آیا، رویت ہلال کا ثبوت آلات وحسابی قواعد سے نہیں ہوسکتا ہے [۱] اگرچہ مذکورہ بالا دلائل سے یہ حقیقت پوری طرح ثابت معلوم ہوجاتی ہے مگر خدا کی شان دیکھئے کہ جدید ترین ذرائع معلومات سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔ پاکستان کے ایک مشہور صاحب قلم عصری تعلیم یافتہ ضیاء الدین صاحب جن کے متعدد قابل قدر مقالات، رویت ہلال کے موضوع پر شائع ہوچکے ہیں اور ان سب کا مجموعہ رسالہ کی شکل میں لندن سے شائع ہوا ہے [۲]۔ موصوف نے یونیورسٹی آف لندن آبزرویٹری کے شعبہ فزکس و فلکیات کے اسسٹنٹ ڈائرکٹر سے اس موضوع پر خط وکتابت کرکے معلومات حاصل کیں، ڈائرکٹر مذکور نے جو اس کا جواب دیا اس کا خلاصہ ضیاء الدین

---

[۱] ۔ پوری امت میں صرف چند حضرات ایسے گذرے جن کے بارے میں نقل کیا گیا ہے کہ وہ حسابی طریقہ سے بھی نئے چاند کے ثبوت کے قائل تھے لیکن جمہور امت نے یہ قول دلائل کثیرہ کی بنا پر رد کر دیا ہے، اس کی تفصیل بھی راقم کی کتاب "رویت ہلال کا مسئلہ" میں دیکھی جاسکتی ہے۔ یہاں یہ بات بھی لائق توجہ ہے کہ آج حسابی قواعد اور آلات کی دریافت کے بعد رویت کا فیصلہ حسابی طور پر یا آلات کی بنیاد پر کیا جاتا ہے تو اس کا پورا امکان ہے کہ بادل وغیرہ کی موجودگی میں چاند کی رؤیت مان لی جائے درحقیقۃ شرعی رویت نہ ہوئی ہو، اس طرح خیر القرون میں ہونے والی رویت جو تفصیلی رؤیت پر ہی مبنی ہوتی تھی، غلط قرار پاسکتی ہے۔ کیا کوئی مسلمان یہ ماننے کے لیے تیار ہوسکتا ہے؟

[۲] ۔ رسالہ کا نام ہے "رویت ہلال" موجودہ دور میں جو ملنے کا پتہ 15 CALDERN ROAD - LON

© rasailojaraid.com

صاحب کے الفاظ میں یہاں مختصراً پیش کیا جا رہا ہے۔

"آپ (ضیاء صاحب) کے .... استفسار کے متعلق، کہ آیا رصدگاہی ماہرین کے ہاں کوئی ایسا معیار قائم کرنے کے قائم ہو چکے ہیں جس سے نیا چاند نمودار ہونے والی شام کی یقینی پیش گوئی کی جا سکے۔ مجھے افسوس ہے کہ اس کا جواب نفی میں ہے۔"

آگے چل کر ڈائرکٹر صاحب مزید لکھتے ہیں۔

"درحقیقت رویت ہلال کے متعلق کوئی بھی مفروضہ قائم نہیں کیا جا سکتا۔ مجھے افسوس ہے کہ میرے خیال میں کوئی ایسا سائنسی طریقہ نہیں ہے جس سے اسلامی موقعہ پر اسلام کی ضروری شرائط (آنکھ سے نیا چاند دیکھنے کی بابت) پوری کی جا سکیں۔"

(رویت ہلال ص۱۵ از ضیاء الدین، لندن)

ضیاء الدین صاحب نے اپنے اسی رسالہ میں مشہور عالم رصدگاہ گرینچ ویکی ماہانہ ریسرچ کونسل کے فلکیاتی قرطاس ۱۰ کا ترجمہ بھی دیا ہے یہاں اس کا ایک حصہ نقل کیا جا رہا ہے۔

"ہر ماہ نئے چاند کے پہلی مرتبہ نظر آنے والی تاریخوں کے متعلق پیش گوئی کرنا ممکن نہیں، کیونکہ ایسے کوئی قابل اعتماد اور مکمل طور پر مستند مشاہدات موجود نہیں ہیں جو ان شرائط کو متعین کرنے میں استعمال کیے جا سکیں جو چاند کے اول بار نظر آ جانے کے لئے لازمی ہوں۔"

مزید لکھتے ہیں۔

• یہ بات ملحوظ رکھنی چاہیے کہ ہلال کے متعلق کوئی بھی پیش گوئی [illegible] سب تخمینات ہیں۔ پیغمبر صادق و مصدوق صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
انا امة امية لا نكتب ولا نحسب الشهر هكذا وهكذا [illegible]

[illegible] ۲۵۶ [illegible]

© rasailojaraid.com

ویت (صداقت اور بھی ... وہ واضح ومدلل ہو جاتی ہے اور ثابت ہو جاتا ہے
مسلم کے لئے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت تک کے لئے جو
بتایا ہے وہ عملی طور پر بھی اٹل ہے۔

یہاں ایک سوال کا جواب دینا بھی مناسب معلوم ہو رہا ہے وہ یہ جب نماز
روزوں کے ابتدائی وانتہائی اوقات کی تحدید وتعیین کے لئے آلات وحسابی
ضوابط (مثلاً گھڑیاں، جنتریاں) قابل اعتماد قرار دئے جاتے ہیں تو رویت
کے بارے میں انھیں ... اعتبار کیوں نہیں سمجھا جاتا؟ اس کا ایک علمی جواب
ہے کہ نماز ... دں کے لئے او ... رف ہیں اور روزہ کے لئے رمضان ... معیار
... یہ ہے کہ نماز کا و ... یت وسیع ہوتا ہے کہ مسنون طریقہ سے پڑھی
... کا وقت کافی بچ جاتا ہے۔ یعنی حسابی طریقہ سے وقت کی تحدید وتعیین
... کی صورت میں غلطی ... امکان کی تلافی کا خاصا موقعہ اور وقت ملتا
(حسابی طریقہ سے معلوم ہونے والے وقت سے) کچھ مؤخر کرکے نماز پڑھی جائے
پہلے ختم کردی جائے۔ لیکن رمضان المبارک سے روزہ کا تعلق ایسا نہیں
... حسابی طریقہ سے رمضان کی آمد مان لینے کی صورت میں غلطی کے امکان
... کے لئے روزہ کو کچھ (مثلاً ایک دن) مؤخر یا مقدم کیا جا سکے، کیونکہ
... ک فرض یا ارتکاب حرام لازم آئے گا۔

... یں۔ جیسا کہ اوپر معلوم ہوا۔ رمضان المبارک وغیرہ کی آمد کا مدار شرعاً
... سے دیکھنے (پر ہے اور یہ (رویت) ایک خالص عملی چیز ہے۔

... طریقہ سے نئے چاند کا فیصلہ درست سمجھنے والوں نے یہ کہنا شروع کر دیا ہے
... علم سے بھی آتے ہیں لہٰذا حدیث کا مطلب یہ لینا صحیح ہے کہ نئے چاند کا علم

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

صاحب کے الفاظ میں یہاں مختصراً پیش کیا جا رہا ہے۔

"آپ (ضیاء صاحب) کے... استفسار کے متعلق، کہ آیا رصدگاہی سائنس داں کوئی ایسا معیار قائم کرنے کے قابل ہو چکے ہیں جس سے نیا چاند نمودار ہونے والی شام کی یقینی پیش گوئی کی جا سکے۔ مجھے افسوس ہے کہ اس کا جواب نفی میں ہے۔"

آگے چل کر ڈائرکٹر صاحب مزید لکھتے ہیں۔

درحقیقت رویت ہلال کے متعلق کوئی بھی مفروضہ قائم نہیں کیا جا سکتا۔ مجھے افسوس ہے کہ میرے خیال میں کوئی ایسا تسلی بخش طریقہ نہیں ہے جس سے اس موقعہ پر اسلام کی ضروری شرائط (آنکھ سے نیا چاند دیکھنے کی بابت) پوری کی جا سکیں

(رویت ہلال ص۱۵ از ضیاء الدین، لندن)

ضیاء الدین صاحب نے اپنے اسی رسالہ میں مشہور عالم رصدگاہ گرینج وچ کی سائنس ریسرچ کونسل کے فلکیاتی قرطاس ع۶ کا ترجمہ بھی دیا ہے یہاں اس کا ایک حصہ نقل کیا جا رہا ہے۔

"ہر ماہ نئے چاند کے پہلی مرتبہ نظر آنے والی تاریخوں کے متعلق پیش گوئی کرنا ممکن نہیں، کیونکہ ایسے کوئی قابلِ اعتماد اور مکمل طور پر مستند مشاہدات موجود نہیں ہوتے جنہیں ان کا شرائط کو متعین کرنے میں استعمال کیا جا سکے جو چاند کے اوّل بار نظر آجانے کے لئے کافی ہوں"

مزید لکھتے ہیں۔

"یہ امر واضح ہے کہ رویت ہلال کے متعلق کوئی بھی پیش گوئی غیر یقینی ہو

ان سب تفصیلات کے پیش نظر صادق و مصدوق صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد:

"انا امۃ امیۃ لا نکتب ولا نحسب الشھر ھکذا وھکذا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

معنویت وصداقت اور بھی ... وہ واضح ومدلل ہو جاتی ہے اور ثابت ہو جاتا ہے
امت مسلمہ کے لئے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت تک کے لئے جو
مول بتایا ہے وہ علمی طور پر بھی اٹل ہے۔

یہاں ایک سوال کا جواب دینا بھی مناسب معلوم ہو رہا ہے وہ یہ جب نماز
روزوں کے ابتدائی وانتہائی اوقات کی تحدید وتعیین کے لئے آلات وحسابی
طریقے وضابطے (مثلاً گھڑیاں وجنتریاں) قابل اعتماد قرار دئے جاتے ہیں تو رویت
... کے بارے میں انہیں ... قابل اعتنا کیوں نہیں سمجھا جاتا؟ اس کا ایک علمی جواب
... ہے کہ نماز وں کے لئے اوقات ... ظرف ہیں اور روزہ کے لئے رمضان ... معیار ...
مطلب یہ ہے کہ نماز کا وقت ... وسیع ہوتا ہے کہ مسنون طریقہ سے پڑھی
... تو ... کا وقت کافی بچ جاتا ہے۔ یعنی حسابی طریقہ سے وقت کی تحدید وتعیین
... کی صورت میں غلطی ... امکان کی تلافی کا خاصا موقعہ اور وقت ملتا
... حسابی طریقہ سے معلوم ہونے والے وقت سے) کچھ مؤخر کرکے نماز پڑھی جائے
... مقدم ... جائے۔ لیکن رمضان المبارک سے روزہ کا تعلق ایسا نہیں
... حسابی طریقہ سے رمضان کی آمد مان لینے کی صورت میں غلطی کے امکان
... کے لئے روزہ کو کچھ (مثلاً ایک دن) مؤخر یا مقدم کیا جا سکے، کیونکہ
... ہے ... فرض یا ارتکاب حرام لازم آئے گا۔

... جیسا کہ اوپر معلوم ہوا۔ رمضان المبارک وغیرہ کی آمد کا مدار شرعاً
آنکھ سے دیکھنے پر ہے اور یہ (رویت) ایک خالص عملی چیز ہے۔

... سے نئے چاند کا فیصلہ درست سمجھنے والوں نے یہ کہنا شروع کر دیا ہے
... بھی آتے ہیں لہٰذا حدیث کا مطلب یہ لینا صحیح ہے کہ نئے چاند کا علم

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

حسابی یا نظریاتی نہیں ہے۔ کیونکہ حساب یا آلات زیادہ سے زیادہ رؤیت کا امکان بتا سکتے ہیں۔ رؤیت کے عملاً واقع ہونے یا نہونے کی اطلاع نہیں دے سکتے اور اب تو اس کی تائید جدید ترین رصدگاہوں کے اعلیٰ ذمہ داروں اور ماہرین کے اقوال سے بھی ہو گئی۔ (حوالے ابھی گذر چکے ہیں) اس کے برخلاف نماز، روزہ کے ابتدائی وانتہائی اوقات کا معاملہ ہے کہ وہ سورج کی حالتوں و اثرات پر موقوف ہے جو ہر سال کی متعین تاریخوں میں مقررہ شکل ہی کے اندر یقینی طور سے ظاہر مرتب ہوتے ہیں ان میں تبدیلی نہیں ہوتی اس لئے ایک سال کے تجربات پوری عمر کے لئے کافی ہو سکتے ہیں۔

لیکن ان سب باتوں کے ساتھ یہ بھی ملحوظ رکھنا چاہئے کہ اسلام کے فطری وطبعی مذہب ہونے اور شرعی احکام کے عقلِ سلیم کے مطابق ہونے کا ایک تقاضہ یہ بھی ہے کہ اس میں کوئی بات ایسی نہو جو فطرۃ صحیحہ اور عقلِ سلیم سے واقعۃً ٹکراتی ہو جیسا کہ مشہور مالکی عالم اور اصول فقہ کی شہرۂ آفاق کتاب الموافقات کے مصنف ابو اسحاق شاطبیؒ نے ثابت کیا ہے چنانچہ کتاب مذکور کا ایک عنوان بھی ہے "کل معنی لا یستقیم مع الاصول الشرعیۃ او القواعد العقلیۃ لا یعتمد علیہ" (الموافقات ج ۱ فہرست۔ دار المعرفۃ بیروت، لبنان) اس بنا پر یہ کہنا اور سمجھنا غالبًا غلط نہو گا کہ اگر بدیہی اور یقینی طور پر یہ ثابت ہو جائے کہ فلاں روز رؤیتِ ہلال کا عقلاً امکان نہیں ہے تو اس روز کی رؤیت ثابت

ما بقیہ حاشیہ صہ کا :- ہو جائے تو لیکن ایسا کہنے والے عربی زبان سے ناواقف معلوم ہوتے ہیں کیونکہ رؤیت جب علم کے معنی میں آتا ہے تو اس کے بعد دو مفعول کا آنا ضروری ہے (یہاں حدیث میں ایک ہی مفعول ہے) علاوہ ازیں یہ کہ نصوص میں آئے الفاظ کے وہی مفاہیم صحیح ہیں جو قرن اول سے آج تک جمہور علماء نے لئے ہیں ورنہ صلاۃ، وصوم الفاظ کے مفاہیم بھی با[illegible] بدلے جا سکتے ہیں کہ صلاۃ بمعنی دعا اور صوم بمعنی عدم کلام خود قرآن مجید میں آتے ہیں تو کیا اس بنا پر نماز روزہ کی جگہ بس دعا اور موِن برت، مراد لینا درست ہوگا؟ دیکھ دعا سے پر لو کھتا کی گنجائش تو

© rasailojaraid.com